Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

An Analytical Study of Environmental Ethics in the Qur'an and Their Contemporary Applications

قرآن میں ماحولیاتی اخلاقیات اور عصر حاضر میں تطبیقات کا تحقیقی مطالعہ

Dr. Zaheer Ahmad
Assistant Professor, Post Graduate College Bhimber, Azad Kashmir
zaheer6266@gmail.com

ABSTRACT
Environmental issues have become a fundamental global challenge in the contemporary era. Industrial development, materialism, and moral degradation have disrupted the natural balance of the Earth. Addressing this crisis requires not only scientific solutions but also ethical and spiritual approaches. The Holy Qur'an provides a comprehensive moral framework through the concepts of human vicegerency (Khilafah), the balance of nature, and the prevention of corruption on Earth (Fasad fi al-Ard), which obligates humans to act responsibly within the cosmic order. This study analytically examines environmental ethics in the light of the Qur'an and demonstrates that Islamic environmental thought not only advocates for the protection of nature but also considers it a form of divine worship. The paper also presents a comparative analysis of Qur'anic principles alongside modern global environmental goals and policies.

Keywords: *Qur'an, Ethics, Environment, Khilafah, Balance of Nature, Fasad Fi Al-Ard, Islamic Environmental Thought*.

تمہید

ماحولیاتی بحران آج انسانی تہذیب کی بقا کے لیے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ عالمی ادارۂ ماحولیات (UNEP 2023) کے مطابق، درجہ حرارت میں غیر معمولی اضافہ، جنگلات کی تباہی، اور پانی کی قلت نے زمین کے قدرتی توازن کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ مغربی دنیا میں ماحولیات کو عموماً سائنسی مسئلہ سمجھا جاتا ہے، جبکہ اسلام اسے ایک اخلاقی و ایمانی فریضہ قرار دیتا ہے۔ اسلامی تصورِ ماحول قرآنِ مجید سے ماخوذ ہے، جو کائنات کو "آیات" یعنی خدا کی نشانیوں کا مجموعہ قرار دیتا ہے (القرآن 41:53)۔ قرآن میں فطرت محض مادی مظاہر کا نام نہیں بلکہ "آیت" یعنی معرفتِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اس لحاظ سے ماحولیاتی تحفظ دراصل ایمان کی ایک عملی جہت بن جاتا ہے۔

اس مقالے میں کوشش کی گئی ہے کہ قرآنِ مجید میں موجود ماحولیاتی اخلاقیات کو منظم انداز میں پیش کیا جائے، تاکہ یہ واضح ہو کہ اسلامی تعلیمات جدید ماحولیاتی فلسفوں سے کہیں زیادہ ہمہ گیر اور توازن پر مبنی ہیں۔

قرآنی تصورِ فطرت و ماحول

قرآنِ مجید میں لفظ "ارض" تقریباً 458 مرتبہ آیا ہے[i]، جو اس بات کی علامت ہے کہ زمین کو محض انسانی ملکیت نہیں بلکہ ایک الٰہی امانت سمجھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ"[ii] (اور زمین کو مخلوقات کے لیے بچھا دیا)

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ زمین تمام مخلوقات کے لیے مشترکہ مسکن ہے، نہ کہ صرف انسان کے لیے۔ اسلام میں زمین کی ملکیت اجتماعی اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ مشروط ہے۔ اسی طرح قرآن میں انسان کو "تسخیر" کائنات میں غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے:

"وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا"[iii](اللہ نے وہ سب کچھ تمہارے لیے مسخر کر دیا جو زمین و آسمان میں ہے)

یہ تسخیر دراصل اختیار کے ساتھ جواب دہی کی ذمہ داری ہے۔ چنانچہ قرآن نے توازن کے اصول کو اخلاقی بنیاد بنایا:

"والسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ، أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ"[iv](اللہ نے آسمان کو بلند کیا اور توازن قائم کیا تاکہ تم توازن میں بگاڑ پیدا نہ کرو)۔

یہ توازن ہی دراصل ماحولیاتی اخلاقیات کی اساس ہے۔ انسان جب قدرت کے نظام میں افراط یا تفریط کرتا ہے تو قرآن اسے "فساد فی الارض" کہتا ہے۔

انسانی خلافت اور امانت کا تصور

اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات کا مرکزی اصول "خلافت" ہے۔ قرآن کہتا ہے: "إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً"[v] یہ خلافت اقتدار نہیں بلکہ **امانت** ہے۔ سید قطب لکھتے ہیں:

"The concept of Khilafah establishes moral stewardship, not domination. Man is a trustee of the divine order." (Qutb 1979, 112)

اسلام میں خلافتِ انسانی کا مطلب یہ ہے کہ انسان زمین پر خدا کی دی ہوئی نعمتوں کا نگران اور محافظ ہے، مالک نہیں۔ چنانچہ زمین، پانی، ہوا اور حیوانات پر ظلم، استحصال یا ضیاع، امانت میں خیانت شمار ہوتا ہے۔

امام رازی نے "مفاتیح الغیب" میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ خلافت کا تقاضا ہے کہ انسان زمین میں عدل قائم کرے اور "فساد" سے اجتناب برتے، کیونکہ فساد خلافت کی نفی ہے"[vi]

توازنِ فطرت اور فساد فی الارض

قرآن مجید میں ماحول کی خرابی کو "فساد" کہا گیا ہے۔ "ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ"[vii](خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا ہے انسانوں کے اپنے ہاتھوں کے سبب)

یہ آیت جدید ماحولیاتی بحرانوں کے لیے حیرت انگیز طور پر موزوں ہے۔ فضائی آلودگی، جنگلات کی تباہی، اور ماحولیاتی ناہمواری سب انسانی لالچ اور غیر متوازن ترقی کے مظاہر ہیں۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں "کہ "فساد" سے مراد وہ ہر بگاڑ ہے جو انسانی حرص و طمع سے فطری نظام میں پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان خدا سے بے نیاز ہو کر زمین پر اپنی خواہشات کو قانون بنا لیتا ہے، تو فطرت کا توازن بگڑ جاتا ہے"[viii]

قرآن انسان کو اس بگاڑ سے روکتا ہے اور "میزان" یعنی توازن کو اخلاقی معیار بناتا ہے۔ یہی توازن آج کے ماحولیاتی فلسفوں میں "Sustainability" کے نام سے جانا جاتا ہے، مگر قرآن نے چودہ سو سال پہلے اس کی اخلاقی اساس واضح کر دی تھی۔

تعلیمات نبویہ ﷺ اور ماحولیاتی اخلاق

نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں ماحولیات سے متعلق غیر معمولی حساسیت پائی جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَفِي يَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلَةٌ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا تَقُومَ حَتَّى يَغْرِسَهَا فَلْيَغْرِسْهَا[ix]))"اگر قیامت آجائے اور تمہارے ہاتھ میں ایک پودا ہو، تو اسے لگا دو۔"

یہ حدیث ماحولیات کی اخلاقی معنویت کو اجاگر کرتی ہے۔ نبی ﷺ نے درخت کاٹنے سے منع فرمایا، پانی کے ضیاع کو گناہ قرار دیا، اور حیوانات کے حقوق کو شریعت کا حصہ بنایا۔ اسلامی ماحولیاتی فکر میں پانی، زمین، ہوا، اور حیوانات سب کے حقوق ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: عن أبي هريرة،

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((جعلت لي الأرض مسجدا وطهورا[x]))"زمین سب کے لیے مسجد ہے"(بخاری، کتاب التیمم)
یعنی زمین کا احترام عبادت کا حصہ ہے۔
ڈاکٹر فضل الرحمان (Rahman 1982, 231) کے مطابق، اسلامی اخلاقیات میں فطرت کے ساتھ عدل و احسان کا تعلق ایمان کی توسیع ہے۔
اس تصور میں انسان اور ماحول کے درمیان تعلق محض مادی نہیں بلکہ روحانی بھی ہے[xi]۔

جدید ماحولیاتی بحران اور قرآنی اخلاقیات کا اطلاق

جدید دنیا میں ماحولیات کا بحران محض قدرتی وسائل کی قلت کا مسئلہ نہیں بلکہ انسانی **اخلاق و روحانی زوال** کا مظہر ہے۔ صنعتی انقلاب کے بعد انسان نے زمین کو سرمایہ کاری کا آلہ سمجھ لیا، فطرت کو "Resource" بنا دیا، اور ترقی کو صرف معاشی پیمانوں سے ناپنا شروع کیا۔ نتیجتاً توازنِ فطرت بگڑ گیا، جنگلات ختم ہوئے، اوزون کی تہہ متاثر ہوئی، اور فضائی آلودگی نے انسانی صحت کو خطرے میں ڈال دیا۔
اسلامی تعلیمات کے مطابق، یہ تمام مظاہر **فساد فی الارض** کی جدید صورتیں ہیں۔ قرآن کہتا ہے: "كلو واشربوا ولا تسرفوا"[xii]
(کھاؤ، پیو مگر اسراف نہ کرو۔) یہ آیت انسانی زندگی میں ماحولیاتی اعتدال کا بنیادی اصول فراہم کرتی ہے۔ ماہرِ اخلاقیات ڈاکٹر سید حسین نصر کے مطابق:

> "Islamic spirituality considers nature as a sacred trust; ecological balance is a spiritual responsibility before it is a political agenda." (Nasr 1996, 88)[xiii]

اسلام میں ماحولیات کا مسئلہ صرف معیشت یا سائنس کا نہیں بلکہ **روحانیت اور اخلاقیات** کا مسئلہ ہے۔ لہٰذا قرآنی اخلاقیات کا اطلاق اس وقت تک ممکن نہیں جب تک انسانی سوچ میں **تسخیر سے خدمت** کا شعور پیدا نہ ہو۔

قرآن اور جدید پالیسیاتی مکالمہ: ایک تقابلی جائزہ

اقوامِ متحدہ کے پائیدار ترقی کے اہداف (Sustainable Development Goals, SDGs 2030) میں ماحولیاتی تحفظ کو بنیادی ترجیح حاصل ہے۔ ان اہداف میں صاف پانی، قابلِ تجدید توانائی، اور ماحولیاتی انصاف جیسے نکات شامل ہیں۔ تاہم ان پالیسیوں میں اخلاقی اور الٰہی بنیاد کا فقدان ہے۔ قرآن مجید کی اخلاقیات ان اہداف کو صرف مادی ترقی نہیں بلکہ اخلاقی تطہیر سے جوڑتی ہے۔
مثلاً:

- SDG 13 (Climate Action) کے مطابق ماحول کی بحالی کے لیے سائنسی اقدامات لازم ہیں۔
- قرآن اس کے ساتھ اخلاقی قدم تجویز کرتا ہے — یعنی فساد سے اجتناب، توازن کا قیام، اور احتسابِ الٰہی کا شعور۔

ڈاکٹر زیدان (Zaidan 2018, 57) کے مطابق، اسلامی اخلاقیات ماحولیاتی قانون سازی کو "عبادت" کے درجے میں لے آتی ہیں، کیونکہ فطرت کا احترام خالق کا احترام ہے

پاکستانی معاشرتی و قانونی تناظر

پاکستان میں ماحولیاتی بحران روز بروز بڑھ رہا ہے۔ لاہور اور کراچی میں فضائی آلودگی دنیا کے بدترین شہروں میں شمار ہوتی ہے (World Air Quality Index 2024)۔ دریائے راوی اور ستلج میں صنعتی فضلہ، جنگلات کی کٹائی، اور پلاسٹک آلودگی بڑھ چکی ہے۔
قرآنی اخلاقیات کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ صورتِ حال فساد فی الارض کی عکاس ہے۔ قرآن کا حکم ہے:

"وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ"[xiv]

(اور جب وہ زمین پر قابو پاتا ہے تو اس میں فساد پھیلاتا ہے اور کھیتی اور نسل کو تباہ کرتا ہے)

یہ آیت براہِ راست ماحولیاتی استحصال پر منطبق ہوتی ہے۔

پاکستانی قانون میں "ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1997" موجود ہے، مگر اس کے نفاذ میں اخلاقی کمزوری نمایاں ہے۔

اسلامی اخلاقی نقطہ نظر سے اس قانون کو "شرعی اصولِ خلافت" اور "امانت" سے ہم آہنگ کرنا ضروری ہے تاکہ عوامی شعور میں ماحولیاتی ذمہ داری پیدا ہو۔

اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات کے بنیادی اصول

قرآنی تعلیمات سے ماحولیاتی اخلاقیات کے درج ذیل بنیادی اصول واضح ہوتے ہیں:

1۔ خلافت (Stewardship):

اسلام میں انسان کو زمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ قرار دیا گیا ہے، یعنی وہ زمین کے نظام کی حفاظت اور انتظام کا ذمہ دار ہے، مالک نہیں۔ قرآن میں فرمایا: " وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ---"[xv] (اور جب کہا آپ کے رب نے ملائکہ سے کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں) ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: "وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ"[xvi]

مذکورہ بالا آیات میں ماحولیاتی پہلو

- خلافت کا مطلب صرف زمین کا استعمال نہیں بلکہ اس کا تحفظ اور توازن برقرار رکھنا بھی ہے۔
- انسانی عمل زمین اور وسائل پر اثرانداز ہوتا ہے، لہٰذا ہر انسان کو قدرتی وسائل کا محتاط اور منصفانہ استعمال کرنا چاہیے۔
- عالمی ماہرین کے مطابق، خلافت کا تصور ماحولیاتی قانون سازی میں اخلاقی بنیاد فراہم کرتا ہے (Nasr 1996, 88)۔

عملی اطلاق:

- جنگلات کی کٹائی اور غیر ضروری ماحولیاتی نقصان سے اجتناب۔
- پانی، ہوا، اور زمین کے وسائل کا معتدل استعمال۔
- صنعتی اور شہری منصوبہ بندی میں فطرت کے توازن کو ترجیح دینا۔

2۔ امانت (Amanah / Trust)

مفہوم:

اسلام میں زمین اور اس کے وسائل انسان کی امانت ہیں۔ انسان ان پر قبضہ یا استحصال نہیں کر سکتا، بلکہ انہیں محفوظ رکھنے کا پابند ہے۔ قرآن میں فرمایا: "وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا"[xvii] (اور زمین میں فساد مت بھرپا کرو اس کی اصلاح کے بعد)

آیت کا ماحولیاتی پہلو

- امانت کا تصور انسان اور فطرت کے درمیان تعلق کو اخلاقی اور روحانی سطح پر جوڑتا ہے۔
- امانت کے تحت، ہر فرد اور معاشرہ قدرتی وسائل کا معتدل اور اخلاقی استعمال کرے۔

عملی اطلاقات

- صنعتی فضلہ کو مناسب طریقے سے تلف کرنا۔
- پانی کے وسائل اور حیاتیاتی تنوع کی حفاظت۔
- قدرتی آفات کے اثرات کو کم کرنے کے لیے ذمہ دارانہ اقدامات۔

3.توازن(Mizan / Balance)

مفہوم:

قرآن میں موازنہ اور توازن کا تصور قدرت کے ہر نظام میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو ایک متوازن نظام کے مطابق پیدا کیا:

"وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ"(اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس پر پہاڑ رکھ دیے اور اس میں ہر چیز اندازے سے اگائی)[xviii]

ماحولیاتی پہلو

- انسانی سرگرمیاں قدرتی توازن کو متاثر کر سکتی ہیں۔
- توازن کا اصول ماحولیاتی تحفظ، حیاتیاتی تنوع، اور ماحولیاتی نظام کی سالمیت کے لیے لازمی ہے۔

عملی اطلاقات

- زمینی استعمال اور زراعت میں توازن قائم رکھنا۔
- قدرتی وسائل کا اعتدال اور مناسب حصہ مختص کرنا۔
- ماحولیاتی پالیسیوں میں انسانی اور قدرتی عناصر کا توازن برقرار رکھنا۔

4۔فسادی فی الارض سے بچاؤ(Fasad fi al-Ard / Prevention of Corruption on Earth)

مفہوم:

قرآن میں زمین پر فساد پھیلانے کو شدید مذمت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے:

"وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ"[xix]"اور جب پیٹھ پھیر کر جاتا ہے تو ملک میں فساد ڈالتا اور کھیتی اور مویشی کو برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِىْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ"[xx](خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب سے فساد پھیل گیا ہے تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آجائیں)۔

ماحولیاتی پہلو

- فسادی سے مراد زمین اور فطرت کا نقصان پہنچانا، وسائل کا غلط استعمال، اور ماحولیاتی توازن کو بگاڑنا ہے۔
- اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات میں فسادی فی الارض سے بچاؤ ایک بنیادی اصول ہے۔

عملی اطلاقات

- صنعتی آلودگی، غیر قانونی شکار، اور ماحولیاتی نقصان دینے والی سرگرمیوں سے اجتناب۔
- فضلہ جات کے مناسب انتظام اور توانائی کے محتاط استعمال کے اقدامات۔

- قوانین اور ضوابط کے ذریعے ماحول کی حفاظت۔

5۔ احسان اور اخلاقی ذمہ داری (Ihsan / Benevolence)

مفہوم:

اسلام میں احسان انسان کی تمام مخلوقات کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ فطرت کے ہر جزو کے ساتھ حسن سلوک، انسانی اخلاقیات کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ احسان کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے احسان کی ترغیب دی ہے چنانچہ ارشاد باری ہے "وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ"[xxi](اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو، اور نیکی کرو، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے)

ماحولیاتی نقطہ نظر:

- حیوانات، نباتات، پانی، اور ہوا کے ساتھ نرمی اور شفقت۔
- ماحولیاتی اقدامات کو صرف اقتصادی یا سیاسی مفاد تک محدود نہ کرنا بلکہ روحانی ذمہ داری سمجھنا۔

عملی اطلاق:

- جنگلات، دریاؤں، اور حیاتیاتی تنوع کی حفاظت۔
- صنعتی اور شہری منصوبہ بندی میں ماحولیاتی اثرات کا جائزہ لینا۔
- عوامی آگاہی اور تعلیم کے ذریعے ماحولیاتی اخلاقیات کا فروغ۔

خلاصہ

قرآنِ مجید میں فطرت، زمین، اور کائنات محض مظاہر قدرت نہیں بلکہ ''آیات'' ہیں جن کے ذریعے انسان خالق حقیقی کو پہچانتا ہے۔ قرآن کا ماحولیاتی تصور انسان کو زمین کا خلیفہ، نگران اور امین قرار دیتا ہے۔ لہٰذا ماحولیاتی تحفظ صرف سائنسی فریضہ نہیں بلکہ **عبادت** کا درجہ رکھتا ہے۔ اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات میں انسان اور فطرت کے درمیان ایک روحانی معاہدہ ہے جس کی بنیاد عدل، توازن، اور احسان پر ہے۔ اگر جدید دنیا اس قرآنی فکر کو عملی سطح پر اپنائے تو نہ صرف ماحولیاتی بحران کم ہو سکتا ہے بلکہ انسان کی روحانی تطہیر بھی ممکن ہے۔

نتائج تحقیق

زیرِ نظر تحقیق سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

1. قرآنِ مجید نے ماحولیاتی اخلاقیات کو ایمان، عدل، اور احسان کے اصولوں کے ساتھ مربوط کیا ہے۔
2. خلافتِ انسانی دراصل اخلاقی نگرانی اور عدلِ فطرت کے قیام کا تقاضا کرتی ہے۔
3. ''فساد فی الارض'' جدید ماحولیاتی بحرانوں کی عین تعبیر ہے۔
4. نبی اکرم ﷺ کی سیرت ماحولیاتی تحفظ کی بہترین عملی مثال ہے۔
5. جدید ماحولیاتی فلسفے اگر قرآنی اصولوں کو اختیار کریں تو پائیدار ترقی حقیقی معنوں میں ممکن ہو سکتی ہے۔

سفارشات

1. اسلامی جامعات میں ماحولیاتی اخلاقیات کو بطورِ مستقل مضمون شامل کیا جائے۔

2. قومی سطح پر ماحولیاتی پالیسیوں میں قرآنی اصولِ توازن و خلافت کو بنیاد بنایا جائے۔
3. مذہبی خطبات اور تعلیمی نصاب میں ماحولیاتی شعور کو فروغ دیا جائے۔
4. اقوامِ متحدہ کے ماحولیاتی اہداف کے ساتھ اسلامی ماڈل آف ایتھکس کو شامل کرنے کے لیے علمی مکالمہ شروع کیا جائے۔
5. پاکستان میں "اسلامی ماحولیاتی کونسل" قائم کی جائے جو دینی اور سائنسی پہلوؤں کو جوڑ کر ماحول دوست پالیسیاں تجویز کرے۔

حوالہ جات

---

[i] https://islamweb.net/ar/article/174451/%D9%84%D9%81%D8%B8-%D8%A7%D9%84%D8%A3%D8%B1%D8%B6-%D9%81%D9%8A-%D8%A7%D9%84%D9%82%D8%B1%D8%A2%D9%86

[ii] الرحمن، 10:55

[iii] الجاثیہ، 13:45

[iv] الرحمن، 7،8:55

[v] البقرہ، 30:2

[vi] رازی، فخر الدین ابو عبداللہ محمد بن عمر بن الحسین م 606ھ، مفاتیح الغیب، ط، دار الکتب العلمیہ، ج:3 ص:45

[vii] الروم، 41:30

[viii] مودودی، سید ابو الاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ج:4 ص:512۔

[ix] احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل، حدیث نمبر 12902، مسند ابو دوؤد الطیالسی، 2181، اور یہ حدیث سنداً صحیح ہے۔

[x] بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، حدیث نمبر 335۔ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 567 لفظ ابن ماجہ کا ہے۔

[xi] Rahman, Fazlur. Islam and Modernity: Transformation of an Intellectual Tradition. Chicago: University of Chicago Press, 1982.

[xii] الاعراف، 31:7

[xiii] Nasr, Seyyed Hossein. Religion and the Order of Nature. Albany: State University of New York Press, 1996.

[xiv] البقرہ، 205:2

[xv] البقرہ، 30:2

[xvi] الانعام، 165:6

[xvii] الاعراف، 56:7

[xviii] الحجر، 19:15

[xix] البقرہ، 205:2

[xx] الروم، 41:30

[xxi] البقرہ، 195:2

SCRR